إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ـ عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

الفضل

ہفتہ وار نمبر

روزنامہ

دارالامان قادیان

THE DAILY ALFAZL, QADIAN.

[illegible]

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

ٹیلیفون نمبر ۹۱

شرح چندہ پیشگی
سالانہ ـ للعہ
ششماہی ـ ۸ عہ
سہ ماہی ـ ۱۲/ ـ
بیرون ہند سالانہ ـ عہ

قیمت ایک آنہ

جلد ۲۷ | ۴ جمادی الاول ۱۳۵۸ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۲۲ جون ۱۹۳۹ء | نمبر ۱۴۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۰ ـ جون ـ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰی کے متعلق آج ۹½ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے ـ کہ خدا تعالٰی کے فضل سے حضور کی طبیعت پہلے سے بہتر ہے لیکن ابھی تک نقرس کا درد کلی طور پر رفع نہیں ہوا ـ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں ؛

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی علیل ہے ـ دعائے صحت کی جائے ؛

مالیر کوٹلہ سے اطلاع موصول ہوئی ہے ـ کہ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ پاؤں پر پھنسیاں نکلنے کی وجہ سے علیل ہیں ـ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں ؛

حضرت مرزا شریف احمد صاحب کل ۹ بجے شب کی گاڑی سے دہلی تشریف لے گئے تھے ـ اور آج ۹ بجے شب واپس تشریف لے آئے ؛

صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی طبیعت ابھی تک ناساز ہے ـ دعائے صحت کی جائے ؛

سیدہ ام وسیم احمد حرم ثالث حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالٰی کو اب خدا تعالٰی کے فضل سے صحت ہے ـ سیدہ ام طاہر احمد حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کو ابھی تک بخار اور جسم میں شدید درد کی تکلیف ہے ـ دعائے صحت کی جائے ؛

جناب چودھری فتح محمد صاحب سیال ایم اے ـ مہاشہ محمد عمر صاحب

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالٰی کو راضی کرنے والی باتیں

"بردباری اختیار کرو ـ بیویوں سے عمدہ معاشرت کرو ـ ہمسایوں سے نیک سلوک کرو ـ ان باتوں سے خدا راضی ہوتا ہے" (البدر نمبر ۹ ـ جلد ۳ ـ صہ)

عورتوں کیلئے کھلی ہوا کی ضرورت

"عورتوں کے بعض امراض اس قسم کے ہوتے ہیں ـ کہ ان کے علاج کے لئے کھلی ہوا کی ضرورت ہوتی ہے اس لئے بعض رؤسا ہیں جو اشد درجہ کا پردہ رائج ہے ـ میں اس کے خلاف ہوں ـ بعض عورتوں کو بعض وقت کھلی ہوا میں پھرانا چاہیئے ـ دیکھو حضرت عائشہ صدیقہؓ رفع حاجت کے لئے باہر جایا کرتی تھیں ـ کیا پھر آج کل کے رؤسا کی عورتیں ان سے بڑھ کر ہیں" (البدر نمبر ۴ ـ جلد ۳ ـ مورخہ ۲۴ اکتوبر ۱۹۰۳ء)

بیوی پر ظلم کرنے کا نتیجہ

ایک صاحب کا ذکر تھا ـ فرمایا "ان کے مجھ کو بہت سے خط آئے ہیں ـ کہ میں اکثر بیمار رہتا ہوں ـ اور بہت کمزور ہوگیا ہوں ـ یہاں تک کہ میں اپنا کام بھی اچھی طرح نہیں کرسکتا اور اس لئے مجبوراً مجھے ایک لمبی رخصت لینی پڑے گی ـ مگر اصل بات یہ ہے ـ کہ ظلم کا نتیجہ ہمیشہ خراب ہوتا ہے ـ وہ اپنی پہلی بیوی پر بہت سختی کرتے ہیں ـ اور یہ کام خدا کو ناپسند ہے

طلاق کی حقیقت

فرمایا "جائز چیزوں میں سے سب سے زیادہ برا خدا اور اس کے رسول نے طلاق کو قرار دیا ہے اور یہ صرف ایسے موقعوں کے لئے رکھی گئی ہے ـ جبکہ اشد ضرورت ہو ـ جیسا کہ خدا تعالٰی نے جو کہ رب ہے ـ سانپوں اور بچھوؤں کے لئے خوراک مہیا کی ہے ـ ویسا ہی ایسے انسانوں کے لئے جن کی حالتیں بہت بگڑی ہوئی ہیں ـ اور جو اپنے اوپر قابو نہیں رکھ سکتے ـ طلاق کا مسئلہ بنا دیا ہے ـ کہ وہ اس طرح ان آفات اور مصیبتوں سے بچ جائیں ـ جو کہ طلاق نہ ہونے کی صورت میں پیش آئیں ـ یا بعض اوقات دوسرے لوگوں کو بھی ایسی صورتیں پیش آجاتی ہیں ـ اور ایسے واقعات ہوجاتے ہیں ـ کہ سوائے طلاق کے اور کوئی چارہ نہیں ہوتا ـ پس اسلام نے جو کہ تمام مسائل پر حاوی ہے ـ یہ مسئلہ طلاق کا بھی دکھلایا ہے ـ اور ساتھ ہی اس کو مکروہ بھی قرار دیا ہے" (الحکم نمبر ۳۲ ـ جلد ۱۱)

۲ بہت دفعہ مولوی نورالدین صاحب اور مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم نے ان کو نصیحت کی ہے ـ مگر وہ سمجھتے نہیں ـ میں نے بھی کنایتاً کئی دفعہ ان کو جتلایا ہے ـ مگر انہوں نے کوئی خیال نہیں کیا ـ مگر اس کا نتیجہ اچھا نہیں ہوگا ـ اور ضرور ہے ـ کہ وہ کسی دن اپنے کام سے پچھتائیں ـ اور میری بات کو سمجھیں" (الحکم نمبر ۳۳ ـ جلد ۱۱ ـ ۱۷ ستمبر ۱۹۰۷ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مغربی سیاسیات میں اتار چڑھاؤ

ٹین سین کی برطانوی بستی کی ناکہ بندی

ٹین سین سے ۱۹؍جون کی آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ صورت حالات روز بروز نازک ہوتی جا رہی ہے۔ جاپانیوں نے برطانوی بستی کے ارد گرد بجلی کے تار لگا دیتے ہیں۔ اور اعلان کر دیا ہے۔ کہ جو کوئی باہر نکلنے کی کوشش کرے گا۔ اسے بجلی کی رَو سے ہلاک کر دیا جائے گا۔ برطانوی قونصل نے برطانوی رعایا کو متنبہ کیا ہے۔ کہ کوئی شخص باہر آنے کی کوشش نہ کرے۔ ٹین سین میں جو چینی انگریزوں کے ملازم ہیں۔ جاپانیوں نے انہیں نوٹس دیا ہے۔ کہ فوراً ملازمتیں چھوڑ دیں۔ ورنہ ان سے اور ان کے خاندانوں کے ساتھ بہت سختی کی جائے گی۔ ٹوکیو کے امریکن سفیر نے آج جاپان کے وزیر خارجہ سے ملاقات کی۔ اسے یقین دلایا گیا کہ جاپان کا یہ برتاؤ صرف برطانوی بستی سے ہے۔ اہل امریکہ سے ہرگز کسی تعرض کا ارادہ نہیں۔ بلکہ ان کے مفاد کا خاص خیال رکھا جائے گا۔ قلت خوراک کی وجہ سے سخت تکالیف کا سامنا ہو رہا ہے۔ اور اگر چند روز اور یہی حال رہا۔ تو لوگ فاقوں سے مرنے لگیں گے۔ آج برطانوی پارلیمنٹ میں وزیر اعظم نے اعلان کیا۔ کہ گو بظاہر جاپانی افسروں کے قاتلوں کو حکومت جاپان کے حوالہ نہ کرنے کی وجہ سے یہ ناکہ بندی کی گئی ہے۔ لیکن معلوم ایسا ہوتا ہے۔ کہ بعض اور مطالبات بھی حکومت جاپان کے ہیں۔ جو ابھی تک پیش نہیں کئے گئے۔ تا حال حکومت جاپان کی طرف سے حکومت برطانیہ کو کوئی یادداشت موصول نہیں ہوئی۔ مگر حکومت برطانیہ اس جھگڑے کو مقامی سمجھتی ہے۔ اور اس حیثیت سے ہی اسے چکانا چاہتی ہے۔ آپ نے لوگوں سے اپیل کی۔ کہ اس معاملے کو زیادہ اہمیت نہ دیں۔ کیونکہ یہ ایک لوکل جھگڑا ہے۔

اس کے علاوہ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ جاپانیوں نے کولنگ سو کی ناکہ بندی بھی کر دی ہے۔ اور غیر ملکی جہازوں کو اس طرف جانے کی ممانعت کر دی ہے۔ ماکولات کی درآمد تو کلیتہً بند کر دی ہے۔ روس۔ برطانیہ اور فرانس کے نمائندوں نے ایک کمیٹی بنائی ہے۔ جو غیر ملکی جہازوں سے سامان خورد نوش حاصل کرنے کے لئے مناسب تدابیر اختیار کرے گی۔

کراؤن بس سروس

وقت کی پابندی اور آرام زیادہ اس کا پہلا اصول ہے

پہلی سروس صبح ڈلہوزی کے لئے ۴ ½ بجے جو کہ کسی جگہ نہیں ٹھیرتی ہے۔ باقی سولہ سروسیں ہر گھنٹہ کے بعد پٹھانکوٹ ڈلہوزی۔ کانگڑہ۔ دہرم سالہ وغیرہ کو چلتی ہیں۔ گدیاں سپرنگدار۔ لاریاں بالکل نئی مسافر کے لئے آرام دہ ہیں۔ وقت کی پابندی کا خاص خیال ہے۔ شمالی ہندوستان میں واحد بس سروس جو کہ وقت کی پابند ہے۔ قادیان کے سفر کرنے والے احباب ہمارے نمائندہ عبدالقدوس صاحب ایجنٹ اخبارات سے مزید معلومات حاصل کریں۔

مینجر کراؤن بس سروس بشمولیت ریاض آرمی ٹرانسپورٹ کمپنی پٹھانکوٹ

ہندوستان کی روئی اور جاپان

یہ خبر پہلے کسی پرچہ میں دی جا چکی ہے۔ کہ برطانوی پریس کی طرف سے برطانوی حکومت کو یہ مشورہ دیا گیا ہے۔ کہ اگر جاپان ناکہ بندی ترک نہ کرے۔ تو ۱۹۰۴ء کے معاہدہ کو منسوخ کر کے مال پر بھاری محصول عائد کر دیا جائے۔ اس کے جواب میں جاپانی اخبارات نے لکھا تھا۔ کہ اگر ایسا ہوا۔ تو جاپان ہندوستان کی روئی خریدنا بند کر دے گا۔ ٹوکیو سے ۱۹؍جون کی خبر مظہر ہے۔ کہ جاپان کی حکومت نے ایک شاندار زراعتی سکیم تیار کی ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے۔ کہ چین میں کم سے کم پچاس کروڑ پونڈ مالیت کی روئی ہر سال پیدا کی جائے۔ تاکہ کپاس کے حصول کے لئے وہ غیر ملکیوں کا محتاج نہ رہے۔ اس کے ساتھ ہی جاپان کی یہ کوشش کہ چین کو تمام مغربی ممالک کے اثر و نفوذ سے پاک کر دیا جائے۔ اگر کامیاب ہو گئی۔ تو اس کے اپنے پیدا کردہ مال کی برآمد کے لئے بھی کسی اور ملک کی احتیاج باقی نہ رہے گی۔ یعنی چین اس کی درآمد اور برآمد دونوں ضرورتوں کو پورا کرے گا۔ یہ سکیم گویا اس دھمکی کا عملی جواب ہے۔ جو برطانوی حلقوں سے جاپانی مال پر بھاری محصول عائد کرنے کی دی گئی تھی۔ جاپان کو چونکہ یہ خطرہ ہر وقت رہتا ہے۔ اور خام اجناس حاصل کرنے اور تیار کردہ سامان کی برآمد کے لئے اسے دوسرے ملکوں کا محتاج رہنا پڑتا ہے۔ اس لئے وہ چاہتا ہے۔ کہ چین میں ہی دونو

فارم ا

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی نبی بخش ولد حسن محمد ذات جٹ سکنہ کوٹلی مغلاں تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام ڈسکہ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۱۰ اگست ۱۹۳۹ء مقرر کیا ہے۔ لہذا بجائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

مورخہ ۱۰ جون ۱۹۳۹ء (دستخط) جناب سردار شودیو سنگھ صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ (بورڈ کی مہر)

ایک احمدی بھائی کی کہانی اسکی اپنی زبانی

مجھے بہت عرصہ سے بواسیر کی مرض نے تنگ کر رکھا تھا۔ ڈاکٹر حکیم اور وید علاج کر کے جواب دے چکے تھے۔ میں تقریباً مایوس ہو چکا تھا۔ کہ اخبار الفضل میں پڑھا۔ حکیم محمد صدیق صاحب پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ چوہدری غلام رسول صاحب سب انسپکٹر زامینداران بنکس سیالکوٹ منڈی ملک بشیر احمد صاحب احمدی قادیان جانی فارمیسی شاہدرہ کی تیار کردہ گولیاں بواسیر کھانے کے لئے اور مرہم مسوں پر لگانے کے لئے استعمال کر کے خود فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ اور دیگر دوستوں نے بھی اس سے فائدہ اٹھایا ہے۔ آزمائش کے طور پر میں نے بھی ہر دو ادویات منگوائیں امید سے بڑھ کر فائدہ اٹھایا۔ اور خون تو دوسرے دن ہی بند ہو گیا۔ میں بواسیر کے مریضوں سے سفارش کروں گا کہ وہ مایوس ہونے سے پہلے

جانی فارمیسی شاہدرہ نزد لاہور

کی ہر دو ادویات قیمتی صرف تین روپے منگوا کر استعمال کریں۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار۔

منڈیاں پیدا کرے۔ اور اگر اس کوشش میں اسے کامیابی حاصل ہوگئی جسکی بحالات موجودہ بہت امید ہے۔ تو ہندوستانی کاشت کاروں کو غیر معمولی نقصان پہنچے گا۔

جرمن افواج کا سلواکیہ پر حملہ

برلن سے ۱۹ جون کی اطلاع ہے۔ کہ نازی افواج کے دس ڈویژن پراگ کی راہ سے سلواکیہ کی سرحد پر جا پہنچے ہیں۔ اور اگر سلواک افواج نے ذرا بھی مدافعت کی۔ تو چوبیس گھنٹہ کے اندر اندر اس پر قبضہ کر لیا جائے گا۔ اس کے علاوہ ایک اور خطرناک خبر یہ ہے کہ ہٹلر نے پولینڈ کی سرحد پر کثیر التعداد سپاہ توپیں۔ مشین گنیں۔ مسلح کاریں۔ ٹینک اور دیگر سامان جنگ فراہم کر دیا ہے۔ پوپ نے ایک خاص سفیر ڈینزگ کے قضیہ کا تصفیہ کرنے کے لئے بھیجا تھا۔ جو پولینڈ کے صدر اور وزیر خارجہ سے گفت و شنید کرنے کے بعد واپس پوپ کے پاس جا چکا ہے اور حکومت پولینڈ نے اعلان کیا ہے۔ کہ اس نے اس تنازعہ کو پرامن طریق پر حل کرنے کی بہت کوشش کی ہے۔ اگر تو اس کوشش کا نتیجہ جرمنی کے حسب منشا ہوا۔ تو خیر۔ ورنہ جرمن افواج پولینڈ پر بھی ہلہ بول دیں گی۔ فرانسیسی اخبار لکھ رہے ہیں۔ کہ جرمنی کے وزیر نشر و اشاعت نے حال میں جو تقریر کی ہے۔ اس نے فضا کو خطرناک طور پر مسموم کر دیا ہے۔ اور امن کے دروازے بالکل بند کر دیئے ہیں۔

ضرورت رشتہ

ایک کنواری لڑکی عمر ۱۵/۱۶ سال صاحب حسن و سیرت امور خانہ داری سے واقف تعلیم یافتہ کے لئے مخلص احمدی برسر روزگار رشتہ کی ضرورت ہے۔ خط و کتابت بنام

مولوی معین الدین صاحب محاسب انجمن احمدیہ بکٹ گنج مردان

قدرتی زندگی!

پوری تندرستی اور طاقت حاصل کرنے کے لئے قدرت کو کام کرنے دیجئے۔ زمانہ حال کی آرام پسند زندگی نے ہر ایک عورت و مرد کی وہ تمام طاقت زائل کر دی ہے۔ جو کہ قدرتی طریقوں سے ہی حاصل کی جا سکتی ہے۔ بناوٹی طریقوں سے نہیں۔ شباب کو پھر سے حاصل کرنے کیلئے جانداروں کے فردہ غدودوں کا استعمال یا انجکشن کرانا صحت کے لئے نقصان دہ ہے۔ اس مطلب کیلئے ایک ہی قدرتی طریقہ ہے کھلی ہوا۔ ورزش۔ اچھی خوراک اور اپنی کھوئی ہوئی طاقت کو حاصل کرنے کے لئے وقتاً فوقتاً ایک قابل اعتبار قدرتی طاقت پیدا کرنیوالی دوائی کا استعمال۔ **کرن جوانی** ایک ایسی عمدہ رسائن ہے۔ جو تمام جسم کو تازہ کرنے اور اس میں طاقت بھرنے میں قدرتی اثر رکھتی ہے۔

قیمت یکصد گولی چار روپے
۲۴ گولی ایک روپیہ

کرن جوانی

قدرتی طاقت حاصل کرنے کیلئے بہترین رسائن

امرت دھارا فارمیسی۔ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کتب منشی۔ منشی عالم۔ منشی فاضل
ادیب، ادیب عالم۔ ادیب فاضل
کی نئی اور سیکنڈ ہینڈ کتب
ملنے کا پتہ **ملک بشیر احمد تاجر کتب**
کشمیری بازار لاہور

امتحان کے بعد بجلی کا کام سیکھئے

کیونکہ اس کام کے جاننے والوں کی ضرورت پنجاب۔ یوپی اور صوبہ سرحد میں دن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔ اور بہترین درسگاہ۔

سکول فار الیکٹریشنز لدھیانہ

ہے۔ جو گورنمنٹ ریکگنائزڈ بھی ہے۔ اور ایڈڈ بھی۔ ہر مذہب و ملت کے تقریباً یکصد طلباء اس منظور شدہ درسگاہ میں تعلیم پا رہے ہیں۔ فیس ماہوار لی جاتی ہے۔ پراسپکٹس مفت ملتے ہیں۔ (منیجر)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۱۹ جون۔ آج دارالعوام میں وزیراعظم نے اعلان کیا۔ کہ روس کے ساتھ معاہدہ کی گفت وشنید تاحال جاری ہے۔ دول بالٹک کے معاملہ کے علاوہ اور بھی بعض باتیں زیر بحث ہیں۔ برطانوی نمائندہ مسٹر ولیم سٹرنگ نے آج پھر روسی وزیراعظم سے ملاقات کی۔

برلن ۱۸ جون۔ سلطان ابن سعود کا ایک خاص ایلچی خالد الہود یہاں آیا ہوا ہے۔ کل برخٹیگارڈن میں ہٹلر نے اس سے ملاقات کی۔ اور دونوں نے اکٹھے چائے نوش کی۔ یہ ملاقات بالکل پرائیویٹ ہے۔ اور نہیں کہا جا سکتا۔ کہ کیا باتیں ہوئیں۔ اور کونسے امور زیر بحث لائے گئے۔

لکھنؤ ۱۸ جون۔ قانون مزارعین کے سلسلہ میں یہاں پھر سرگرمی پیدا ہو گئی ہے۔ مالکان اراضی کے ایک نمائندہ نے ایک بیان شائع کیا ہے جس میں حکومت کو مشورہ دیا ہے۔ کہ اپنا ارادہ اور نظریہ تبدیل کرے۔ اور تنگدلی سے یکجہتی کو تباہ نہ کرے ورنہ ہم لوگ ایسی آگ لگا دیں گے۔ جو بجھانی سخت مشکل ہو جائے گی۔

لنڈن ۱۸ جون۔ روم سے بیان برطانوی سفیر سر پرسی لورین کا نام ہمدرد کے آئندہ وائسرائے کے طور پر لیا جا رہا ہے۔ سر موصوف اٹلی اور برطانیہ کے درمیان اتحاد کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔ اور یقین کیا جاتا ہے کہ اگر اس میں کامیابی ہو گئی۔ تو اس کے صلہ میں یہ عہدہ دیا جائے گا

راجکوٹ ۱۹ جون۔ دربار راجکوٹ نے پرجا پریشد کے صدر کے ایک قطعہ اراضی کی ضبطی کا حکم دیا ہے

لنڈن ۱۹ جون۔ آج دارالعوام میں نائب وزیر خارجہ نے بوہیمیا اور موریویا کے جدید حالات بیان کرتے ہوئے کہا۔ کہ حکومت برطانیہ نے جرمن گورنمنٹ سے یہ درخواست کی ہے۔ کہ پراگ میں ایک برطانوی قونصل جنرل کے تقرر کو منظور کرے۔۔ رس

اقدام کا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے۔ کہ مرکزی یورپ کی موجودہ صورت کو ہم نے تسلیم کر لیا ہے۔ لیکن حقیقت یہی ہے۔ کہ برطانیہ کے نقطہ نگاہ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔

لاہور ۱۹ جون۔ مسٹر بوس جب یہاں آئے۔ تو ان کو دو سو روپیہ کا منی آرڈر موصول ہوا۔ جو انہوں نے اپنی قمیص کی جیب میں رکھ لیا۔ اس کے بعد وہ اپنے جلوس اور ملاقاتوں میں مصروف رہے۔ اور اسی دوران میں کسی عیار نے وہ نوٹ اڑا لئے۔ رات کو سونے لگے تو اس کا علم ہوا۔

کراچی ۱۹ جون۔ کارپوریشن کے اجلاس میں فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ اردو یا ہندی کی بجائے ہندوستانی کا لفظ استعمال کیا جائے۔

الہ آباد ۱۹ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ مولوی عبید اللہ سندھی کانگرس کو یہ مشورہ دے رہے ہیں کہ فیڈریشن کو چند ترامیم کے ساتھ منظور کر لیا جائے جس صورت میں کہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کے مرکزی حصہ کو منظور کر لیا ہے تو مرکزی حصہ کو قبول کرنے میں کیا حرج ہے۔ آپ اس سلسلہ میں سارے ملک کا دورہ کرنے والے ہیں۔

جنیوا ۱۹ جون۔ بین الاقوامی لیبر کانفرنس میں مسٹر نمیکار نے ہندوستانی مزدوروں کی زبوں حالی کا نقشہ کھینچا اور کہا۔ کہ وہاں مزدوروں کی اجرتیں اتنی کم ہیں۔ کہ ان کا مقابلہ صرف چین سے ہی کیا جا سکتا ہے۔ اب ہندوستانی مزدوروں میں بیداری پیدا ہو چکی ہے جس کا ثبوت یہ ہے کہ ۱۹۳۸ء میں بہت زیادہ ہڑتالیں ہوئیں۔

صوفیہ ۱۹ جون۔ حکومت بلغاریہ نے کنواروں پر ٹیکس لگا دیا ہے۔ نیز حکم دیا ہے۔ کہ ۲۵ سال عمر کے جن

سرکاری ملازموں نے شادی نہیں کی۔ انہیں فوراً برخاست کر دیا جائے۔

روم ۱۹ جون۔ اٹلی میں کسانوں کو فوجی تربیت دی جا رہی ہے۔ ان کے گروہوں کو پہلے شراب پلائی جاتی ہے۔ اور پھر پریڈ سکھائی جاتی ہے

پراگ ۱۹ جون۔ نازی گورنمنٹ نے کئی بڑے بڑے سکول بند کر دیئے ہیں۔ اور ظاہر یہ کیا ہے۔ کہ ان کی مرمت کی جائے گی۔ لیکن معلوم ہوا ہے کہ دراصل ان کو ہسپتالوں میں تبدیل کر دینے کی تجویز زیر غور ہے۔ تا ایام جنگ میں زخمیوں کے علاج میں سہولت رہے۔

پونا ۱۹ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت بمبئی اس امر پر غور کر رہی ہے کہ آریہ سماجی ستیہ آگرہیوں پر جو پابندیاں عائد کی گئی ہیں۔ وہ دور کر دی جائیں۔ کیونکہ شولاپور میں اب صورت حالات بہتر ہو گئی ہے۔

کلکتہ ۱۹ جون۔ بنگال گورنمنٹ کے وزیر عمال مسٹر حسین شہید سہروردی نے جو استعفیٰ دیا تھا۔ وہ واپس لے لیا ہے۔ کیونکہ ان کی شکایت کو دور کر دیا گیا ہے۔

کراچی ۱۹ جون۔ سندھ گورنمنٹ نے ایک بل تیار کیا ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ ممبران اسمبلی کی تنخواہ ڈیڑھ سو روپیہ ماہوار کی بجائے اڑھائی سو کر دی جائے۔ اس کے بعد وزراء اور پارلیمنٹری سیکرٹریوں کی تنخواہ میں اضافہ کیا جائے گا۔

لاہور ۱۹ جون۔ پراونشل کانگرس نے اپنے کارکنوں کے لئے ایک ٹریننگ سکول جاری کیا ہے۔ اور اس کے لئے ایک کوٹھی کرایہ پر لے لی گئی ہے۔ اور لیکچروں کا سلسلہ شروع کر دیا گیا ہے۔

قاہرہ ۱۹ جون۔ برطانیہ کے چند جنگی جہاز بحیرہ روم سے گذر کر قاہرہ میں مقیم ہو گئے ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ جنگی تیاریوں کے سلسلہ میں ہے۔ مصر میں بھی جنگی سرگرمیاں نظر آتی ہیں۔

لاہور ۱۹ جون۔ پنچایت اور اسسٹنٹ پنچایت افسروں کی پرانے کونسل چیمبر میں ٹریننگ کا کام کل سے شروع ہو گیا ہے۔ ان افسروں کی تعداد ۱۷ ہے۔ دس روز کی ٹریننگ کے بعد ان کو مختلف اضلاع اور تحصیلوں میں تعینات کر دیا جائے گا۔

امرتسر ۱۹ جون۔ آج یہاں سونا ۳۸/-/۶ اور چاندی ۵۲/۱۴/- ہے لائل پور میں گندم ۵۹/- ۳/۵/ وڑہ ۲/۳/۹ اور گندم شربتی ۲/۴/۳ ہے گڑ ۷/۸/- اور شکر ۸/۸/- ہے جڑانوالہ میں گھی خالص ۳۷/۴/- اور نخود ۳/-/۹ ہے شہد خالص ۲۳/-/- اور بنولہ دیسی ۲/۸/- ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نارتھ ویسٹرن ریلوے

کاظمین سٹیشن جو فیروز پور ڈویژن کی بہاول نگر چولستان سیکشن پر بہنصورہ اور سامراہ سٹیشنوں کے درمیان واقع ہے۔ یکم جولائی ۱۹۳۹ء سے ہر قسم کے ٹریفک کے لئے بند کر دیا جائے گا۔

جنرل مینیجر لاہور

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ نمبر کے خریدار اصحاب کو اطلاع

چونکہ ۱۶ جون بروز جمعہ ناسازیٔ طبع کے باعث حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ ارشاد نہ فرما سکے۔ لہٰذا اس ہفتہ خطبہ نمبر شائع نہیں کیا جا سکا۔ اس کی بجائے یہ پرچہ بھیجا جا رہا ہے جس میں حضرت سید محمد اسحٰق صاحب کا سیرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق خاص مضمون شائع کیا گیا ہے ۔ (مینیجر)

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا (۱) سید مقبول حسن صاحب شیخوپورہ اپنی لڑکی کی صحت کے لئے جو بعارضہ ڈبل نمونیہ سخت بیمار ہے (۲) عبد الحق صاحب ٹھیکیدار کالا سوالہ اپنی والدہ کی صحت کے لئے جو بعارضہ بخار بیمار ہے (۳) حامد حسین خاں صاحب میر منشی قادیان اپنی لڑکی صفیہ کی صحت کے لئے جو بخار میں مبتلا ہے (۴) سید احمد علی صاحب سیالکوٹی چوہدری محمد شفیع صاحب گنگھیالاں کی صحت کیلئے جو بعارضہ ٹیفائیڈ بیمار ہیں درخواست دعا کرتے ہیں

ضروری اعلان جماعت احمدیہ چک ۵۶۵ گ ب ضلع لائل پور کے لئے چوہدری عنایت اللہ صاحب کو امین مقرر کیا جاتا ہے (ناظر بیت المال)

ایک اور احمدی کی عزت افزائی صوبیدار میجر مرزا عمر حیات خان صاحب کوہاٹ فورٹ کو ملک معظم کے یوم ولادت کی تقریب پر M.B.E کا خطاب ملا۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔

اعلان نکاح ۲۶ مئی چودھری محمد سلطان صاحب سکنہ چک ۱۴۵/۱۰R ضلع ملتان کا نکاح رشیدہ بیگم دختر چودھری الہ داد خان صاحب مرحوم سکنہ چک ۳۱۶ J.B ضلع لائل پور کے ساتھ مبلغ چار صد روپیہ مہر پر میں نے پڑھا خاکسار محمد حسین چک ۳۱۲ J.B ضلع لائلپور

بی اے میں کامیابی لالہ دیال داس صاحب ابن لالہ کلیانداس صاحب ملتان بی۔ اے کے امتحان میں امسال کامیاب ہو گئے ہیں۔ لالہ صاحب موصوف کو گزشتہ دو سال امتحان میں کامیابی حاصل نہ ہوئی تھی۔ اس دفعہ خدا کے فضل سے کامیاب ہو گئے۔ چونکہ لالہ کلیانداس صاحب کو جماعت احمدیہ سے ایک گونہ تعلق ہے۔ اس لئے خوشی سے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ یہ کامیابی مبارک ہو۔ خاکسار حشمت اللہ

ولادت ۱۴ جون کو بابو برکت اللہ صاحب پوسٹل کلرک برادر خورد جناب مولوی عبد الرحیم صاحب درد ایم۔ اے کے ہاں لڑکا تولد ہوا۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے

معاونین الفضل کا شکریہ

جون کے ابتدائی نصف میں روزانہ "الفضل" کے ۱۶ نئے خریدار ہوئے جن میں سے ۱۴ اصحاب نے از خود خریداری قبول فرمائی۔ اور دو خریدار حسب ذیل اصحاب نے مرحمت فرمائے جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ انہیں دینی و دنیوی ترقیات سے بہرہ ور فرمائے۔

(۱) جناب محمد اسمٰعیل صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی — ایک خریدار
(۲) جناب ڈاکٹر شفیع احمد صاحب محقق دہلی

اس عرصہ میں خطبہ نمبر کے دس نئے خریدار ہوئے۔ جن میں سے تین خریدار حسب ذیل ۳ اصحاب نے دیئے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء اس کے لئے ہم ان اصحاب کا دلی شکریہ ادا کرتے ہیں۔

(۱) جناب ایم کریم خان صاحب شیموگا — ایک خریدار
(۲) جناب محمد اسمٰعیل صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی — "
(۳) حضرت مفتی محمد صادق صاحب قادیان

خاکسار مینیجر الفضل

ابر گوہر بار کا چھینٹا

بڑی بدقسمتی ہے اسکی جو بیگانہ ہو جائے
خودی اپنی مٹا کر آپ کا اپنا نہ ہو جائے

دل مشتاق کی یہ آرزو مدت سے ہے جاناں
تمہاری شمع محفل کے لئے پروانہ ہو جائے

تمہی جان تمنا ہو۔ تمہی آن مسیحا ہو
تو پھر اکناف عالم میں یہ کیوں چرچا نہ ہو جائے

تمہی کو لاج "لڑ لگنے" کی ہر حالت میں رکھنا ہے
کہیں وابستۂ دامن یونہی رسوا نہ ہو جائے

وہ جیتے جی ہے جنت میں کہ جسکی اچھی قسمت میں
زمین قادیاں کا پاک آب و دانہ ہو جائے

دل صد پارہ میں ایسا تغیر ہو تو اچھا ہے
الجھ کر اسکے گیسو میں اسی کا شانہ ہو جائے

خدا کا شکر ہے میری طبیعت ہے فقیرانہ
مزاج اپنا یہ فیض رہنما شاہانہ ہو جائے

نگاہ یار پھر جائے تو ہم نے بارہا دیکھا
یگانہ خواہ کیسا بھی ہو وہ بیگانہ ہو جائے

قدوم میمنت سے کیا تعجب ہے کہ دوبارہ
یہ ملک سندھ بھی اسلام کا کاشانہ ہو جائے

جگر کاوی سے دل کو کعبۂ وحدت بنایا ہے
مری غفلت کی کثرت سے نہ پھر بتخانہ ہو جائے

لب اعجاز کھل جائیں تو نغمے سرمدی نکلیں
نگاہ مست جس جانب اٹھے خمخانہ ہو جائے

جبین شوق میں سجدے عقیدت کے تڑپتے ہوں
الٰہی قبلۂ خلقت در جانانہ ہو جائے

ہے ان پڑھ بالغوں میں شوق تعلیم و تعلم کا
بھلا ہندوستاں کا بول کیوں بالا نہ ہو جائے

بچے گیر اور محکم گیر لیکن دیکھ لو پہلے
کسی کی گفتگو و شکل سے دھوکا نہ ہو جائے

مرے آقا کا منشا ہے کہ دین اسلام کی خاطر
سراپا جوش دنیا کا ہر اک فرزانہ ہو جائے

مسیح پاک کے روضے پہ حاضر ہو کے کہنا ہے
دعا کیجے کہ اکمل آپ کا مستانہ ہو جائے

اکمل عفا اللہ عنہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۴ جمادی الاول ۱۳۵۸ھ

اطاعت حکام کے متعلق تعلیم اسلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حکومتِ وقت کی اطاعت جماعت احمدیہ کا اصول ہے۔ اس پر مخالفین طرح طرح کے آوازے کستے۔ اور کئی قسم کے الزامات لگاتے رہتے ہیں۔ خاص کر وُہ لوگ جو حکومت برطانیہ کو ہر رنگ میں نقصان پہونچانا اپنا حق سمجھتے ہیں۔ جماعتِ احمدیہ کو کسی قسم کے خلاف قانون افعال میں حصہ نہ لینے کی وجہ سے ایک آنکھ نہیں دیکھ سکتے۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ جماعت احمدیہ نہ تو کسی قسم کے لالچ اور طمع کی وجہ سے اور نہ کسی قسم کے خوف اور ڈر کے باعث حکومت کی اطاعت ضروری سمجھتی ہے۔ بلکہ محض اس لئے کہ اسلام اور بانیٔ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہی تعلیم ہے اور اس تعلیم کو دُنیا میں رائج کرنا جماعت احمدیہ کا فرض ہے۔ خواہ اس کے لئے اسے کس قدر مشکلات اور تکالیف میں سے گزرنا پڑے۔ اس پر عامل ہے۔ ذیل میں اطاعتِ حکومت کے متعلق اسلام کی تعلیم مختصراً پیش کی جاتی ہے:-

حضرت ابن مسعود رضہ سے روایت ہے۔ کہ رسولِ کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا۔ میرے بعد بعض ایسے حکام ہوں گے۔ جو تمہارے حقوق تم کو نہیں دیں گے۔ صحابہ رضہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ۔ ایسے وقت میں ہم کیا کریں۔ آپ نے فرمایا۔ تم وُہ حقوق جو تمہارے حاکموں کے تمہارے ذمّہ ہوں۔ ادا کرتے چلے جانا۔ اور جو تمہارے حقوق ان کے ذمّہ ہیں۔ جن کو وُہ ادا نہیں کرتے۔ وُہ اللہ تعالےٰ سے طلب کرنا۔ اور بغاوت سے ہمیشہ بچتے رہنا:۔

حضرت عبادہ بن صامت کہتے ہیں کہ ہم نے بیعت کے وقت رسولِ کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے یہ اقرار کیا تھا۔ کہ ہم حاکم وقت کی اطاعت کریں گے۔ خواہ تکلیف ہو۔ خواہ راحت۔ اور خواہ وہ بات ہم کو پسند ہو۔ یا ناپسند۔ اور خواہ ہمارے حقوق دبائے ہی کیوں نہ جائیں:۔

حضرت ابن عمر رضہ کہتے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا۔ ہر مسلمان پر یہ فرض ہے کہ وُہ اپنے حاکم کی بات مانے اور اس کی فرمانبرداری کرے۔ خواہ وُہ بات اس کو پسند ہو یا ناپسند۔ سوائے اس کے کہ اُسے کسی گناہ کا حکم دیا جائے۔ اگر ایسا ہو۔ تو بے شک اُس کی بات نہ مانے:۔

حضرت ابن عمر رضہ سے ہی روایت ہے۔ کہ رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص حاکمِ وقت کی اطاعت سے منحرف ہو جائے۔ وُہ قیامت کے دن اللہ تعالےٰ سے ایسی حالت میں ملے گا۔ جبکہ اس کے پاس اپنے اس جرم کا کوئی جواب نہیں ہوگا۔ اور جو شخص بغاوت کی حالت میں فوت ہو۔ وُہ گمراہی کی موت مرتا ہے:۔

حضرت انس رضہ سے روایت ہے کہ رسُولِ کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا۔ حاکمِ وقت کی بات سُنو اور فرمانبرداری کرو۔ اگرچہ تم پر ایک احمق حبشی غلام ہی کیوں نہ حاکم ہو:۔

حضرت ابو ہریرہ رضہ کہتے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا۔ تمہارے لئے یہ امر لازمی ہے کہ تم حاکمِ وقت کی بات سُنو۔ اور اس کی فرمانبرداری کرو۔ چاہے تمہیں تنگی ہو۔ یا آسانی۔ پسند ہو یا ناپسند۔ اور خواہ تمہارے حقوق اس کے ہاتھوں تلف ہی کیوں نہ ہو رہے ہوں:۔

حضرت وائل بن حجر رضہ کہتے ہیں سلمہ بن یزید نے ایک دفعہ رسُولِ کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے دریافت کیا۔ کہ یا رسُول اللہ۔ اگر ہم پر ایسے حاکم مقرر ہوں۔ جو اپنا حق تو ہم سے لے لیں۔ مگر ہمارا حق ہم کو نہ دیں۔ تو ہم کیا کریں۔ آپ نے فرمایا۔ تم پھر بھی حاکموں کی بات سُنو۔ اور ان کی فرمانبرداری کرو۔ ان کا فرض ان کے ذمہ ہے۔ اور تمہارا فرض تمہارے ذمہ ہے:۔

حضرت ابن عباس رضہ کہتے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص اپنے حاکم کی طرف سے کوئی بُرا سلوک دیکھے۔ اُسے چاہیئے۔ کہ صبر کرے۔ کیونکہ جو شخص ایک بالشت بھر بھی حاکمِ وقت کی اطاعت سے دُور ہوگا۔ وہ جاہلیت کی موت مرے گا:۔

ایک اور صحابی ابوبکرہ رضہ نامی سے روایت ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص حاکمِ وقت کی اہانت کرے گا۔ اس کو خدا ذلیل کرے گا:۔

قرآن مجید نے بھی یاَیّھا الّذین اٰمنوا اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسُول و اولی الامر منکم میں جہاں خدا اور رسول کی اطاعت کا حکم دیا ہے۔ وہاں اولی الامر یعنی حکام کی اطاعت کی بھی تلقین کی ہے۔ اور فساد اور بغاوت کو سخت ناپسند کیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے واللہ لا یحبّ المفسدین یعنی اللہ تعالےٰ فساد کرنے والوں سے پیار نہیں کیا کرتا۔

اسی طرح ولا تطیعوا امر المسرفین الّذین یفسدون فی الارض ولا یصلحون (شعراء) میں اللہ تعالےٰ نے یہ نصیحت فرمائی ہے۔ کہ جو شخص مفسد ہوں۔ اور ملکی امن کو برباد کرنے میں کوشاں ہوں۔ اُن کی کبھی اطاعت نہ کرو:۔

ظاہر ہے کہ یہ تعلیم قیام امن کا بہترین ذریعہ ہے۔ اگر تمام دُنیا اسے حرزِ جان بنا لے۔ تو راعی اور رعایا کے بہت سے مناقشات اور جھگڑوں کا سدباب ہو جائے اور دُنیا اپنی آنکھوں سے دیکھ لے کہ اسلامی احکام اپنے اندر کس قدر فوائد مخفی رکھتے ہیں:۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ دُنیا میں اصلی رنگ میں امن اسی صورت میں قائم ہو سکتا ہے۔ جب انسان مذہب قوم اور ملک کے امتیاز کو نظر انداز کر کے محض خدا تعالےٰ کی رضا اور اسکی مخلوق کی بہبودی کے لئے اپنے اوپر یہ پابندی عائد کرے۔ کہ اس نے حکومت کی اطاعت کرنی ہے۔ خواہ وُہ اس کی قوم کی ہو۔ یا غیر قوم کی۔ جو قوم اس بات کی پابندی اختیار کرلے۔ اور خاص کر غیر قوم کی حکومت کے قوانین کی پابند ہو۔ اس کے لئے یہ بھی نہایت ضروری ہے۔ کہ اپنی جماعت۔ اور سلسلہ کے نظام کی پوری پوری اطاعت کرے۔ اور جو کارکن جن کاموں پر مقرر ہیں۔ ان میں ان کی پوری پوری اطاعت اور کامل تعاون کیا جائے۔ کہ یہی ترقی کا گُر اور کامیابی کا طریق ہے:۔

سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حالاتِ زندگی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

از حضرت سید محمد اسحاق صاحب

(۱۳)

کفار کی طرف سے انتہا درجہ کی تکالیف

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ذکر

گو وُہ صحابہ جو حبشہ میں چلے گئے تھے۔ مکہ کے کفار سے محفوظ ہو گئے تھے۔ لیکن جو مکہ سے ہجرت کر کے نہ جا سکے۔ یا نہ گئے وُہ بدستور مکہ والوں کے ظلموں کا تختۂ مشق بنے رہے۔ بخاری میں لکھا ہے۔ کہ حبشہ کی ہجرت کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی ہجرت کے ارادہ سے مکہ سے نکل گئے۔ مگر راستہ میں قبیلہ قارہ کا رئیس ابنُ الدّغنہ نام آپ سے ملا۔ اس نے کہا۔ کہ ابوبکر کہاں جا رہے ہو۔ حضرت ابوبکرؓ نے کہا میری قوم مجھے میرے وطن میں خدا کی عبادت نہیں کرنے دیتی۔ اس لئے مَیں مکہ سے جاتا ہوں۔ تاکہ دُنیا میں گھوموں اور اپنے رب کی عبادت کروں۔ ابنُ الدّغنہ نے کہا کہ اے ابوبکر تیرے جیسے آدمی کو نہ تو خود اپنے وطن سے نکلنا چاہیئے۔ اور نہ لوگوں کو چاہیئے کہ تجھے نکالیں۔ ابوبکر تُو تو بڑی خوبیوں والا آدمی ہے۔ میرے ساتھ واپس چل۔ میں تجھے اپنے جوار یعنی پناہ میں رکھوں گا۔ اس پر وُہ حضرت ابوبکر کو لے کر واپس مکہ میں آیا۔ اور لوگوں کو صحن کعبہ میں جمع کر کے کہا ان ابابکر لایخرج مثلہ ولا یُخرج۔ یعنی اے میری قوم کے لوگو ابوبکر تو اس شہر کی زینت اور فخر ہے۔ تم ایسے شخص کو اس کے اپنے وطن سے نکالتے ہو۔ اس پر لوگوں نے کہا اگر تو ابوبکر کو اپنی پناہ دیتا ہے۔ تو ہم نے بھی تیری ذمہ واری پر ابوبکر کو پناہ دی۔ اس پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پھر مکہ میں رہنے لگے۔ چند دنوں کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنی زمین میں اپنے مکان کے ملحق ایک کوٹھری بنائی۔ اور اس میں روز و شب نمازیں اور قرآن پڑھنے لگے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نہایت رقیق القلب تھے۔ جب قرآن پڑھتے تو زار زار رونے لگتے۔ چونکہ یہ کوٹھڑی برلب سڑک تھی۔ اس لئے مشرکوں کے بچے اور عورتیں جمع ہو جاتے۔ اور ان پر بقول مکہ کے کافروں کے نہایت بُرا اثر پڑنے لگا۔ وُہ سب ملکر ابن الدّغنہ کے پاس گئے اور اسے کہا کہ ہم نہیں چاہتے کہ تو نے ابوبکر کو جو پناہ دی ہے۔ اس میں رخنہ اندازی کریں اور ابوبکر کو تکلیف دے کر تجھے ذلیل کریں۔ اور نہ ہم ابوبکر کو یہ اجازت دے سکتے ہیں۔ کہ وُہ برلبِ سڑک قرآن پڑھے۔ اور ہمارے بچوں اور عورتوں پر بد اثر ڈالے۔ ابنُ الدّغنہ یہ سنکر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا۔ اور کہا کہ ابوبکر مَیں نے تجھے پناہ دی تھی۔ اب نہ تو مَیں اپنی ذلت چاہتا ہوں۔ کہ عرب میں یہ مشہور ہو کہ مَیں نے ایک شخص کو پناہ دی۔ مگر میری قوم نے میری پناہ کو توڑ دیا۔ اور اس شخص کو تکلیفیں دیں۔ اس لئے یا تو اپنے گھر کے اندرونی حصہ میں بیٹھ کر قرآن اور نمازیں ادا کر۔ یا پھر میری ذمہ واری سے مجھے سبکدوش کر دے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کہا میں نے آج سے تجھے تیری ذمہ واری سے سبکدوش کیا۔ اور مَیں نے اللہ اور اس کے رسول کی ذمہ واری میں اپنے آپ کو داخل کیا۔ اس کے بعد پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور دُوسرے صحابہؓ کو تکلیفیں دی جانے لگیں ؎

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا قبولِ اسلام

ہجرت کے چھٹے سال حضرت حمزہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ جو حضور علیہ السلام کے سگے چچا اور ایک فوجی طرز کے آزاد مزاج اور سارا دن شکار میں مشغول رہنے والے جوان تھے اسلام میں داخل ہوئے۔ اس طرح پر کہ ایک دن اُن کی لونڈی نے کہا کہ آج تیرے بھتیجے محمد کو ابوجہل نے نہایت گندی گالیاں دی ہیں۔ حمزہ جوش میں آگئے اور برسرِ عام ابوجہل کے سر پر کمان ماری۔ اور کہا کہ آج سے مَیں بھی محمدؐ کے دین میں داخل ہوتا ہوں۔ اس طرح یہ فوجی مزاج بے پروا رئیس دینِ برحق میں داخل ہوا۔ اور جنگ اُحد میں اس کے رب نے اسے شہادت کی عزت دے کر اپنے مقربین میں داخل کیا ؎

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قبولِ اسلام

حضرت حمزہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے اسلام لانے کے چند دنوں بعد مکہ کا ایک جبار و قہار جوان جس کا غیظ و غضب مسلمانوں کے لئے وقف تھا۔ اپنی کسی مخفی سعادت کی وجہ سے اسلام میں داخل ہوا۔ یہ جوان عمر بن خطاب تھا جو بعد میں اتنی ترقی کر گیا۔ کہ آج ہر مسلمان کا سر اس کے احسانوں کے بوجھ سے جھکا ہوا ہے۔ بلکہ وُہ نافرض شناس قوم جو اپنے آپکو شیعہ کہتی ہے۔ اور جس کا دن رات محبوب مشغلہ اُس کو گالیاں دینا ہے۔

وُہ بھی اپنے گریبان میں مُونہہ ڈال کر سوچے۔ کہ وُہ ایران جہاں شیعوں کی سلطنت ہے۔ عمرؓ بن خطاب نے ہی فتح کیا تھا۔ جو آج ان کی سلطنت کا حصّہ بنا ہُوا ہے

ایک دن حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ تلوار لے کر حضور علیہ السلام کو قتل کرنے کے ارادہ سے نکلے۔ کہ کسی نے کہا:۔

خانہ اَٹ ویران تو در فکر دگر

تیری بہن۔ اور بہنوئی مسلمان ہو چکے ہیں۔ پہلے اپنے گھر کی خبر تو لے۔ حضرت عمرؓ یہ سُنکر آگ بگولا ہو گئے اور بہن کے گھر کی طرف روانہ ہُوئے۔ مکان پر پہونچے۔ تو اندر سے قرآن پڑھنے کی آواز سُن لی۔ وہاں خبابؓ صحابی بھی بیٹھے ہُوئے تھے۔ وُہ تو حضرت عمرؓ کی آواز سُنکر اندر چھپ گئے۔ جب حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ اندر داخل ہُوئے۔ تو کہا۔ مَیں نے سُنا ہے۔ کہ تم بھی اپنے دین سے پھر گئے ہو۔ یہ کہکر اپنے بہنوئی سعید بن زید کو مارنے لگے۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی بہن فاطمہ اپنے خاوند کو چھڑانے لگیں۔ تو اُن کی انگلیاں زخمی ہو گئیں۔ اور جب انگلیوں سے خُون بہنے لگا۔ تو وُہ جو بظاہر جوشیلا۔ مگر باطن نہایت رقیق القلب شخص تھا۔ نہایت متاثر ہوُا۔ اور لڑائی چھوڑ کر بہن سے کہنے لگا۔ کہ مجھے تو وُہ اوراق تو دکھاؤ۔ جو تم لوگ پڑھ رہے تھے۔ اُن کی ہمشیر نے کہا۔ پہلے نہا کر آؤ۔ پھر وُہ اوراق میں تم کو دُوں گی۔ حضرت عمرؓ اسی وقت نہائے۔ تب ان کی ہمشیر نے قرآن کے اوراق انہیں دیئے۔ جو سُورہ طٰہٰ پر مشتمل تھے پڑھتے پڑھتے جب حضرت عمرؓ اس آیت پر پہونچے۔ جس میں خدا تعالےٰ کی توحید۔ اور اُس کی عبادت پر زور دیا گیا۔ اور قیامت سے ڈرایا گیا ہے۔ تو وُہ بے اختیار کہنے لگے۔ کہ کیسا عجیب اور پاک کلام ہے۔ یہ سُنکر حضرت خبابؓ جو اندر چھپے ہُوئے تھے۔ باہر نکل آئے۔ اور کہا۔ کہ تمہارا اسلام حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دُعا کا نتیجہ ہے۔ ابھی کل ہی حضور علیہ السلام یہ دُعا مانگ رہے تھے۔ کہ الٰہی عمر بن خطاب۔ اور عمرو بن ہشام (یعنی ابوجہل) میں سے ایک تو مسلمان ہو جائے۔ یہ سُنکر حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ اُسی حالت میں تلوار پکڑ کر ارقم کی حویلی میں گئے۔ جہاں اس وقت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مع اور صحابہ رضہ کے کافروں کی شرارتوں کے خوف سے اندر سے کُنڈی لگا کر جمع تھے۔ کہ حضرت عمرؓ نے دستک دی۔ صحابہ رضہ نے دروازہ کی دراز سے تلوار دیکھ کر دروازہ کھولنے میں تامل کیا۔ آخر حضرت حمزہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی جُرأت سے دروازہ کھولا گیا۔ جب حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ اندر آ گئے۔ تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ کا کپڑا پکڑ کر کہا کہ عمرؓ! تو مجھے کب تک تکلیف دے گا؟

یہ سُنکر حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے عرض کیا۔ کہ حضور میں تو مسلمان ہونے کے لئے آیا ہُوں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خوشی سے اللہ اکبر کہا۔ حضور کے ساتھ تمام مسلمانوں نے نعرۂ تکبیر بلند کیا۔ اور مکّہ کی تمام پہاڑیاں اس عظیم الشان شخص کے اسلام لانے کی خوشی میں گونج اٹھیں۔

بخاری میں لکھا ہے۔ کہ ابن عمر کہتے ہیں۔ کہ میں چار پانچ سال کا بچہ تھا۔ کہ مَیں نے اپنے گھر کی چھت پر سے دیکھا۔ کہ ہزاروں آدمیوں کا مجمع سیلاب کی طرح ہمارے گھر کے اردگرد جمع ہو رہا ہے۔ اور سب کہہ رہے ہیں۔ کہ صبا عمر صبا عمر۔ یعنی عمر صابی ہو گیا۔ عمر صابی ہو گیا۔ اتنے میں مکّہ کا رئیس عاص بن وائل آیا۔ اور کہا۔ کہ کیا بات ہے؟ سب نے کہا۔ عمر صابی ہو گیا۔ اس نے کہا۔ پھر تمہیں کیا؟ یہاں سے چلے جاؤ۔ میں اسے پناہ دیتا ہُوں۔ ابن عمر کہتے ہیں۔ کہ اس کے رعب سے سارا مجمع فوراً پراگندہ ہو گیا۔

حضرت عمرؓ۔ اور حضرت حمزہ رضہ کے اسلام لانے سے مخالفت اور زیادہ بھڑک اٹھی۔ اور قریش کو اسلام کے متعلق سخت فکر دامنگیر ہوُا۔ اس پر انہوں نے عتبہ بن ربیعہ کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں بھیجا۔ کہ کسی طرح وُہ حضورؐ کو اشاعتِ اسلام سے روکے۔ لیکن عتبہ ناکام ہوُا۔ بلکہ وُہ خود حضور علیہ السلام کی باتوں سے متاثر ہو گیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اکابرِ مکّہ کی طرف سے پیشکش اور اُس کا اِنکار

آخر قریش کے بڑے بڑے اکابر مثلاً ولید بن مغیرہ۔ عاص بن وائل۔ ابوجہل۔ امیہ بن خلف۔ عتبہ۔ شیبہ۔ ابوسفیان وغیرہ وغیرہ صحنِ کعبہ میں جمع ہُوئے۔ اور حضور علیہ السلام کو بلوا بھیجا۔ جب حضور تشریف لائے۔ تو قریش نے سلسلۂ کلام یُوں شروع کیا۔ کہ اے محمدؐ! اگر تیری ان تمام کوششوں کا یہ مقصد ہے۔ کہ تو مالدار بن جائے۔ تو ہم تجھے اس قدر مال جمع کر دیتے ہیں۔ کہ تُو سب سے زیادہ دولت مند ہو جائے گا۔ اور اگر اس سے مقصد حصولِ جاہ و عزت ہے۔ تو ہم تجھے اپنا رئیس۔ اور بادشاہ بنانے کے لئے تیار ہیں۔ اور اگر تو حسن و جمال کا بھُوکا ہے۔ تو ہم عرب کی سب سے حسین و جمیل عورت سے تیری شادی کرانے کے لئے تیار ہیں لیکن اگر یہ تمام باتیں نہیں۔ بلکہ تو کسی بیماری میں مبتلا ہے۔ یا کوئی آسیب تجھ پر سایہ کئے ہُوئے ہے۔ تو ہم اپنے پاس سے خرچ کر کے تیرا علاج کرا سکتے ہیں۔ حضورؐ نے کفار کی تمام تقریر خاموشی سے سُنی۔ اور فرمایا۔ کہ اے قریش کے سردارو۔ مجھے نہ تو مال کی تمنا ہے

خواجہ برادرز جنرل مرچنٹس انارکلی لاہور نزد دھنی رام چوک
ہر قسم کا آرائشی سامان اور سولا ہیٹ کی خرید کیلئے ایک نہایت قابلِ اعتماد دوکان ہے۔ (مینیجر)

اور نہ اپنی عزت کی خواہش ہے۔ نہ کسی کے حسن وجمال کا ہی بھوکا ہوں۔ اور نہ مجھے کوئی بیماری یا آسیب ہے۔ بلکہ میں تو خدا کی طرف سے ایک رسول اور خدا کا پیغام ہے کہ تمہاری طرف آیا ہوں۔ اگر تم میری باتیں سنوگے اور اُن پر عمل کروگے تو تمہارا اپنا فائدہ ہے۔ اور اگر تم میری باتوں کو رد کروگے۔ تو میں خدا کے فیصلہ کا منتظر ہوں ؀

رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی کفار سے بحث

اس پر قریش کے رؤسا نے کہا کہ اچھا اگر تو خدا کا سچا نبی ہے تو ہمارے اس بے آب وگیاہ ملک کو دریاؤں نہروں اور باغوں اور سرسبز کھیتیوں سے بھر دے حضور نے فرمایا میں خدا نہیں بلکہ خدا کا ایک بندہ ہوں اس کا رسول اور نبی ہوں۔ میرا کام تمہارے نفع اور نقصان پر تمہیں آگاہ کردینا ہے ؀

پھر قریش نے کہا۔ کہ اگر تو نبی ہوتا تو سونے اور چاندی کے ڈھیر تیرے پاس ہوتے یا تیرے ہمراہ خدا کے فرشتوں کی فوجیں ہوتیں۔ مگر برخلاف اس کے تو اکیلا تن تنہا بازاروں میں معمولی انسانوں کی طرح چلتا پھرتا ہے حضور نے فرمایا میں نے کب کہا تھا کہ میرے پاس سونے اور چاندی کے ڈھیر ہیں۔ یا یہ کہ میرے ہمراہ فرشتوں کی فوجیں ہیں۔ میں تو محض خدا کا ایلچی اور قاصد ہوں۔ اگر تم میری باتوں پر ایمان لاؤگے تو نفع پاؤگے۔ اور اگر انکار کروگے تو نقصان اٹھاؤگے۔ پھر قریش نے کہا کہ اگر تو خدا کا سچا نبی ہے۔ تو ہمارے سامنے آسمان پر چڑھ جا۔ اور وہاں سے کوئی کتاب لا۔ تاکہ ہمیں یقین ہو کہ تو واقعہ میں آسمان تک پہنچ گیا تھا۔ حضور نے فرمایا میں محض بشر رسول ہوں یہ کام میرا نہیں ؀

آخر تنگ آکر کافروں نے کہا اور کچھ نہیں تو عذاب ہی لا جس کا تو نے ہم سے کئی دفعہ وعدہ کیا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ عذاب لانا بھی میرے اختیار میں نہیں یہ خدا کا کام ہے۔ اس پر بحث ختم ہوگئی۔ اور کافر غصہ اور حضور مغموم دل سے ایک دوسرے سے جدا ہوگئے۔ حضور کے واپس تشریف لانے کے بعد ابوجہل نے غصہ سے کہا کہ تم نے دیکھا کس طرح محمدؐ نے ہماری تمام تجاویز اور باتوں کو ٹھکرا دیا۔ اور قبول نہ کیا۔ اب میں محمد کا سر کچلے بغیر نہ رہوں گا۔ دوسرے دن ابوجہل ایک بڑا سا پتھر لے کر کعبہ کے صحن میں کھڑا ہوکر حضور کا انتظار کرنے لگا۔ مگر جب حضور تشریف لائے۔ تو اس پر ایسا رعب چھایا کہ حملہ نہ کرسکا۔ اس کے بعد کفار مخالفت میں زیادہ سے زیادہ ہوتے گئے ؀

مقاطعہ کا معاہدہ

آخر نبوت کے ساتویں سال کے پہلے مہینہ محرم میں ایک باقاعدہ معاہدہ ہوا کہ کوئی شخص بنو ہاشم اور بنو مطلب سے نہ رشتہ کرے گا۔ اور نہ ان سے خرید و فروخت کریگا۔ اور نہ ان سے کسی قسم کا کوئی تعلق رکھے گا۔ جب تک کہ وہ محمدؐ کو ہمارے سپرد نہ کردیں۔ اس معاہدہ میں علاوہ قریش کے بنو کنانہ کے قبائل بھی شریک تھے۔ اور سب رؤسا نے اس پر دستخط کئے۔ اور یہ معاہدہ خانہ کعبہ میں لٹکا دیا گیا ؀

اس پر حضور علیہ السلام اور بنو ہاشم یعنی آپ کے پڑ دادا ہاشم کی اولاد اور بنو مطلب یعنی آپ کے پڑ دادا ہاشم کے بھائی مطلب کی اولاد خواہ کافر ہوں خواہ مسلمان سب کے سب شعب ابی طالب نام ایک پہاڑیوں سے محصور وادی میں محصور ہوگئے۔ سوائے حضورؐ کے سگے چچا ابولہب کے جو دشمنوں کے ساتھ مل گیا تھا۔ یہ محاصرہ تین سال رہا۔ سوائے ایام حج اور حرام مہینوں کے حضور اور حضورؐ کے ساتھی باہر نہ نکل سکتے تھے۔ اور کفار باہر سے کھانا پہونچنے نہ دیتے تھے۔ پس سوائے چھپ چھپا کے باہر سے کچھ نہ پہونچ سکتا تھا۔ رات کو بنو ہاشم کے بھوکے بچوں کے رونے کی آوازیں سنکر مکہ کے کفار خوش ہوتے تھے۔ حکیم بن حزام اپنی پھوپھی حضرت خدیجہؓ کے لئے خفیہ کھانا پہونچایا کرتے تھے۔ کہ ابوجہل کو پتہ لگا تو اُس نے حکیم سے ہاتھا پائی تک نوبت پہونچائی ؀

آخر اس سختی کو مکہ کے بعض شرفا گو کافر تھے برداشت نہ کرسکے۔ اور ابوجہل کی مخالفت کے باوجود مطعم بن عدی نے وہ عہد نامہ کعبہ سے اتار کر پھاڑ دیا۔ اور اس طرح اس محاصرہ کا خاتمہ ہوگیا ؀

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پے بہ پے صدمے

شعب ابی طالب کے محاصرہ کے بعد لگاتار ایک ہی سال میں یعنی نبوت کے دسویں سال پہلے حضورؐ کے چچا ابو طالب نے وفات پائی۔ اور چند دن بعد حضور کی زوجہ مطہرہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا وصال ہوا۔ افسوس ہے ابوطالب اسلام لائے بغیر فوت ہوئے۔ ان دونوں کی زندگی میں خدا کی تائیدات کے علاوہ گھر کے اندر حضور کی غمخوار خدیجہ تھیں۔ اور گھر سے باہر حضور کے چچا ابوطالب تھے۔ اس لئے ان دونوں غمخواروں کی جدائی کی وجہ سے حضور علیہ السلام نے اس سال کا نام عام الحزن رکھا۔ یعنی غموں کا سال ؀

کارخانہ اسلامی بھائیوں کی دوکان کشمیری بازار لاہور کا تیار کردہ سولہ پھولوں کا مجموعہ گلزار سینٹ فلاور استعمال کیا کریں۔ (مینجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعمال جاذب فضل ہیں اور فضل موجب نجات

انسانی نجات اعمال سے وابستہ ہے یا فضل سے۔ اس کا حل رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چھوٹے سے فقرہ میں کمال عمدگی کے ساتھ کر دیا ہے۔ چنانچہ ایک دفعہ باتوں باتوں میں آپ نے فرمایا لن ینجی احدکم عملہ کہ تم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں جس کے اعمال اس کی نجات کیلئے مکتفی ہوں۔ صحابہؓ نے عرض کیا ہم تو خیر اپنے اعمال پہ نازاں نہیں اور نہ یہ خیال کر سکتے ہیں کہ ہمارے عمل ہماری نجات کے لئے کافی ہیں۔ مگر یا رسول اللہ کیا آپ بھی عمل کے زور سے نجات نہیں پائیں گے۔ آپ نے فرمایا میں بھی عمل کے زور سے مستحق نجات نہیں بن سکتا۔ ہاں خدا تعالے کی رحمت اور اس کا فضل ہی ہے جو مجھے نجات دے۔ قرآن کریم کا مطالعہ بھی انسان پہ یہی حقیقت واضح کرتا ہے کہ نجات فضل پہ منحصر ہے چنانچہ فرماتا ہے ووقٰھم عذاب الجحیم فضلاً من ربك ذالك ھو الفوز العظیم کہ خدا انہیں عذاب جہنم سے بچائے گا۔ اور یہ اس کا خاص فضل ہوگا جس کے وہ مستحق قرار پائیں گے اسی طرح فرماتا ہے سابقوا الی مغفرة من ربکم وجنة عرضھا کعرض السماء والارض اعدت للذین آمنوا باللہ ورسلہ وذالك فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم کہ اے ایمان والو تم اللہ تعالے کی مغفرت اور اس جنت کی طرف بڑھو جس کا عرض زمین و آسمان کے عرض جیسا ہے۔ اور جو انہی لوگوں کے لئے تیار ہے جو خدا اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے۔ مگر جنت کا حصول دراصل فضل ہی ہے جو خدا اپنے بندوں میں سے جس پہ چاہتا ہے نازل کرتا ہے۔ اسی طرح الحمد للہ الذی احلنا دار المقامة من فضلہ میں جنتیوں کے مونہہ سے یہ الفاظ بیان کئے گئے ہیں۔ کہ اس خدا کا بے انتہا شکر ہے جس نے ہمیں اپنے فضل سے اس مقام پہ پہنچایا۔ ولولا فضل اللہ علیکم ورحمتہ ما زکیٰ منکم من احد ابدا میں بھی یہی امر بیان کیا گیا ہے کہ اگر تم پہ خدا تعالے کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہو۔ تو تم میں سے کوئی شخص بھی گناہوں سے پاک نہ ہو۔ اسی طرح فاما الذین آمنوا باللہ واعتصموا بہ فسیدخلھم فی رحمة منہ وفضل میں یہ حقیقت واضح کر دی گئی ہے۔ کہ جو لوگ خدا پہ ایمان لائیں۔ اور مضبوطی سے اس پر قائم رہیں۔ انہیں خدا اپنی رحمت اور فضل کثیر سے حصہ دے کر ابدی طور پہ نجات عطا فرما دیتا ہے۔ پس نجات تو یقینی طور پہ فضل پہ منحصر ہے لیکن اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا عمل بالکل ناکارہ چیز ہے۔ اور اس کا حصول نجات میں کوئی دخل نہیں۔ سو اس سوال کا حل دراصل انہی آیات کے بین السطور میں نظر آتا ہے۔ اور وہ یہ کہ اللہ تعالےٰ نجات کو باوجود اپنے فضل کا نتیجہ قرار دینے کے ایمان اور اعتصام باللہ کو ضروری قرار دیتا ہے۔ اور کسی ایک مقام پہ بھی وہ یہ نہیں کہتا۔ کہ فضل ایمان باللہ نہ ہونے کے نتیجہ میں بھی ہو جائے گا۔ یا نبیوں اور رسولوں کی بے شک مخالفت کرتے رہو۔ میرے احکام کا بے شک انکار کرو۔ مگر میں تمہیں نجات دے دوں گا۔ نجات کا اس نے جہاں بھی ذکر کیا ہے وہاں ایمان کے ذکر کو مقدم رکھا ہے۔ اور قرآن سے ہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایمان عمل کے بغیر کوئی چیز نہیں۔

پس جب وہ کہتا ہے اے ایمان والو تمہاری نجات فضل پہ منحصر ہے۔ تو بالفاظ دیگر وہ یہ کہتا ہے۔ کہ اے وہ لوگو جو مجھ پہ اور میرے رسولوں پہ ایمان لائے۔ اور جو تمام عمر نیک اعمال کرتے رہے تمہیں یہ امر یاد رکھنا چاہیئے کہ باوجود عمل کرنے کے تمہاری نجات فضل پہ منحصر ہے۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ کوئی شخص خواہ تمام عمر نیک اعمال کرتا رہے۔ پھر بھی وہ اپنے اعمال کے لحاظ سے عقلی طور پہ اس بات کا ہرگز مستحق نہیں سمجھا جا سکتا۔ کہ ابد الاباد کی جنت میں اسے داخل کیا جائے۔ خود غور کر کے دیکھ لو۔ ایک انسان خواہ سو برس تک نیک اعمال بجا لائے۔ حالانکہ کوئی انسان سو برس تک مسلسل نیک اعمال نہیں بجا لاتا۔ نصف عمر سونے میں گزر جاتی ہے کئی سال بچپن میں گزر جاتے ہیں۔ بہت سا وقت کھانے پینے پہننے اور دنیوی مشاغل میں مصروف رہنے میں گذر جاتا ہے۔ اور بمشکل چند سال ایسے بچتے ہیں جن کے متعلق یہ کہا جا سکتا ہے کہ ان سالوں میں اس نے اللہ تعالے کے اوامر پہ عمل کیا۔ پھر اعمال کے متعلق یہ فیصلہ کرنا کہ ان میں سے کتنے ریا کے لئے تھے۔ اور کتنے لوگوں کے ڈر کے نتیجہ میں صادر ہوئے۔ یہ ایک الگ مستقل باب ہے۔ غرض بہت تھوڑا وقت ایسا بچتا ہے جو انسان خالصةً لوجہ اللہ گذارتا ہے۔ اب ایک طرف اس وقت کو رکھو۔ اور دوسری طرف ابد الاباد کی جنت کو تو کیا کوئی عقل بھی تسلیم کر سکتی ہے۔ کہ اتنے تھوڑے عمل کا نتیجہ اتنا کثیر بدلہ ہو۔ یقیناً عقلی طور پر ایسا نہیں ہو سکتا۔ اور اس لئے یہ کہنا بھی درست نہیں کہ نجات انسانی اعمال کا نتیجہ ہے۔ ہاں اس میں شبہ نہیں کہ اعمال اللہ تعالے کے فضل کو جذب کرنے کا ایک ذریعہ ضرور ہیں۔ اور اگر کوئی انسان اعمال بھی نہ بجا لائے۔ تو وہ اس کے فضل کو بھی جذب نہیں کر سکتا۔ پس انسانی نجات اعمال پہ نہیں بلکہ فضل پہ ہے۔ مگر جیسا کہ بتایا جا چکا ہے۔ ہر انسان کا یہ ذاتی فرض ضرور ہے۔ کہ وہ ایسے اعمال بجا لائے جن سے اللہ تعالے کی خوشنودی حاصل ہو۔ اور جو اس کے لئے نجات کے محرک بنیں چنانچہ اس سلسلہ میں جن امور کا مدنظر رکھنا ضروری ہے وہ یہ ہیں۔

اوّل یہ کہ جب انسان یہ چاہتا ہے کہ وہ اللہ تعالے کا پیارا بنے تو اس کا پہلا فرض یہ ہے کہ وہ اس امر کو سمجھ لے۔ کہ روحانیت اور ہوائے نفس دو متضاد تحریکیں ہیں۔ اور اس کا کام یہ ہے کہ وہ اپنے نفس کو ہر بری خواہش اور برے کام سے روکے کیونکہ واما من خاف مقام ربہ ونھی النفس عن الھویٰ فان الجنة ھی الماویٰ جو ہوائے نفسانی کی اتباع سے رکتا ہے وہی جنت کا مستحق بنتا ہے۔

دوسرے علاوہ بدیوں سے بچنے کے اپنے اندر پاکیزگی اور طہارت پیدا کرے گناہوں سے بچنے والا دراصل اپنے محبوب کے اعداء سے علیحدہ ہوتا ہے۔ مگر نیکیاں کرنا ایسا ہے جیسے کوئی محبوب کی ملاقات کے لئے اس کے مکان کی طرف چل پڑے پس دوسرا کام اعمال صالحہ کی بجا آوری ہے۔ اللہ تعالے بھی فرماتا ہے قد افلح من تزکیٰ وذکر اسم ربہ فصلیٰ کہ فلاح اسی کو ملتی ہے جو تزکیۂ نفس کرے۔

تیسرے طالب نجات کا فرض ہے۔ کہ وہ اللہ تعالے کا عشق اپنے اندر پیدا کرے اور دراصل کامل پاکیزگی عشق کے بغیر ہو ہی نہیں سکتی والذین آمنوا اشد حباً للہ میں اسی مرتبۂ عشقیہ کا ذکر کیا گیا ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام بھی فرماتے ہیں؎

کون چھوڑے خواب شیریں کون چھوڑے اکل و شرب
کون لے خار مغیلاں چھوڑ کر پھولوں کے ہار
عشق ہے جس سے ہوں طے یہ سارے جنگل پُرخطر
عشق ہے جو سر جھکا دے زیر تیغ آبدار

چوتھے۔ طالب نجات کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرے کونوا مع الصادقین میں اللہ تعالے نے صادقین کی صحبت کا اسی لئے حکم دیا ہے کہ انسان نمونے کا محتاج ہے۔ اگر نمونہ اس کے سامنے نہ ہو تو وہ عمدگی کیساتھ ترقی نہیں نہیں کر سکتا۔ صلحاء اور اولیاء بھی راہ سلوک میں اللہ تعالے کے جلال اور اس کے جمال کا مظہر ہوتے ہیں اور دوسرے انسان ان کی اقتدا اور پیروی کر کے آسانی کے ساتھ محبت کی راہوں کو طے کر لیتے ہیں

علاوہ ازیں چونکہ ابتداء میں انسان کی روحانی حالت کمزور ہوتی ہے۔ اس لئے بد صحبت اسے تحت الثریٰ میں گرانے کا موجب بن جاتی ہے۔ پس ضروری ہے کہ ایسا شخص نیک صحبت میں رہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ واصبر نفسک مع الذین یدعون ربھم بالغداۃ والعشی یریدون وجھہ ولا تعد عینٰک عنھم ترید زینۃ الحیوۃ الدنیا ولا تطع من اغفلنا قلبہ عن ذکرنا واتبع ھواہ وکان امرہ فرطا [illegible] کہ ہمیشہ ایسے لوگوں کی صحبت ہی اختیار کیا کرو جو صبح و شام اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں۔ یعنی جس طرح صبح و شام جب تک کھانا نہ کھایا جائے اس وقت تک چین نہیں آتا اسی طرح وہ لوگ ہیں کہ جب تک ذکر الٰہی کی غذا استعمال نہ کریں انہیں چین نہیں آتا پس صحبت صالحین بھی اللہ تعالیٰ کی محبت کے طالب کے لئے ایک بہت بڑا ذریعہ ہے

پانچویں۔ طالب نجات کا یہی فرض ہے کہ وہ شفقت علیٰ خلق اللہ کا مادہ اپنے اندر پیدا کرے اور محسن بننے کی کوشش کرے۔ بلیٰ من اسلم وجھہ للہ وھو محسن فلہ اجرہ عند ربہ ولا خوف علیھم ولا ھم یحزنون۔ میں اللہ تعالیٰ نے یہی امر بیان فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ سے محبت بھی کرو مگر محسن بھی ہو یعنی نہ صرف حقوق اللہ ادا کرو بلکہ حقوق العباد کی ادائیگی میں بھی منہمک رہو جب تم ایسا کرو گے تو وہ تمہیں اپنا قرب کا مقام بخش دے گا۔ اور اگر ایسا نہیں کرو گے تو دنیا میں یہ تو کبھی نہیں ہوا کہ تم کسی کے بچوں سے عداوت رکھو اور اس کے باپ کے متعلق تمہیں یہ امید ہو کہ وہ تم سے محبت کرے۔ محبت محبت پیدا کرتی ہے۔ نہ کہ عداوت محبت پیدا کرتی ہے۔ مخلوق کو صوفیاء مجازاً اللہ تعالیٰ کا عیال قرار دیتے ہیں جس کا مفہوم یہ ہے کہ مخلوق سے اسی طرح محبت کرو جس طرح بھائی اپنے بھائی سے محبت کرتا ہے اگر یہ نہ ہوگا تو خدا تعالیٰ کی محبت کی بھی تم امید نہ رکھو جب کوئی شخص ان طریقوں کو اختیار کرتا ہے۔ تو اس کے اعمال اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے لگ جاتے ہیں اور جب کسی نے اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کر لیا تو یہ سمجھ لو کہ اس کا دونوں جہانوں میں بیڑا پار۔

ریاست چنبہ میں انتہا درجہ کی ناانصافی

ریاست چنبہ کی رعایا کی حالت نہایت ہی ناگفتہ بہ ہے۔ جو کئی رنگ کے مظالم کا تختہ مشق بنی ہوئی ہے۔ اس سلسلہ میں ایک تازہ واقعہ پیش کیا جاتا ہے۔

موجودہ راجہ صاحب چونکہ نابالغ ہیں۔ اس لئے دیوان بہادر مادھو رام اور ان کے بھائی رائے بہادر موہن لعل وغیرہ حکام کے ہاتھ میں عنان حکومت ہے۔ اخبار نیشنل کانگرس لاہور کی ۲۱ مئی ۱۹۳۹ء کی اشاعت میں دیوان بہادر اور رائے بہادر کی بدنظمیوں کا ذکر کر کے پولیٹیکل ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ آف انڈیا کو اصلاح کی طرف توجہ دلائی گئی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ نیشنل کانگرس کے ایجنٹ اور ریاست کے سرگرم ورکر منشی غلام نبی اور لالہ سودا گر مل مہاجن کے خلاف محض اس وجہ سے کہ اول الذکر نے اخبار مذکور لوگوں میں تقسیم کیا۔ زیر دفعہ ۱۲۴ الف تعزیرات ہند مقدمہ ریاست نے چلا دیا۔ اخبار مذکور میں جو الزامات لگائے گئے تھے وہ چونکہ صرف دیوان بہادر مادھو رام اور ان کے بھائی پر تھے۔ اس لئے چاہئے تو یہ تھا۔ کہ خود دیوان بہادر یا ان کے بھائی بمقابل بن کر اپنی صفائی پیش کرتے اور منشی غلام نبی پر مقدمہ دائر کرتے۔ مگر انہوں نے پس پردہ رہ کر ریاست کی مشینری کو حرکت میں لا کر منشی غلام نبی وغیرہ پر مقدمہ دائر کرا دیا۔ جو سراسر ظلم و استبداد ہے حالانکہ اگر اخبار مذکور کے کسی مضمون کی وجہ سے ان کو کوئی شکایت تھی تو اس اخبار کے خلاف مقدمہ چلاتے اخبار مذکور نے ۳ جون کی اشاعت میں ان کو صاف الفاظ میں چیلنج بھی کیا ہے۔ کہ عائد کردہ الزامات کو غلط ثابت کرنے کے لئے اگر ریاست نے آزمانا ہے تو ہم پر مقدمہ چلائے ہمارے اخبار میں مضمون شائع ہوا ہے ہم اس کے نتائج کی ذمہ داری لیتے ہیں۔ کیا ریاست نے اس لئے ان اصحاب پر مقدمہ چلایا ہے کہ انہیں اپنی بریت ثابت کرنے کا موقعہ ہی نہ ملے؟ مگر اس طرف تو کسی نے توجہ نہیں کی۔ اور بے گناہ اشخاص پر ۲۲ مئی کو مقدمہ دائر کر کے ۳ جون کو فرد جرم لگا دیا گیا۔ غرض نہ تو مضمون شائع کرنے والے اخبار کے خلاف کوئی کارروائی کی گئی۔ اور نہ دیوان بہادر صاحب خود میدان میں آئے بلکہ ریاست کی طرف سے ایک ایسے شخص پر مقدمہ دائر کر دیا۔ جو بد قسمتی سے اخبار مذکور کا چنبہ میں ایجنٹ ہے اور ریاست میں پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے۔ کہ عائد کردہ الزامات مہاراجہ صاحب بہادر یا حکومت کے خلاف ہیں حالانکہ یہ امر سراسر واقعات کے خلاف ہے۔ یعنی پبلک کو جو شکایات ہیں وہ صرف دیوان بہادر مادھو رام وائس پریذیڈنٹ کونسل انتظامیہ اور ان کے بھائی رائے بہادر موہن لعل مجسٹریٹ درجہ اول سے ہیں۔ مذکورہ بالا اصحاب پر فرد جرم لگا دینے کے بعد یہ حال ہے۔ کہ ملزمان کو اپنی صفائی پیش کرنے کے لئے نہ صرف یہ کہ کوئی سہولت میسر نہیں۔ بلکہ ان کی راہ میں ہر قسم کی روکیں اور مشکلات پیدا کی جاتی ہیں۔ مثلاً یہ کہ ان کی طرف سے کسی وکیل کو پیش ہونے کی اجازت نہیں دی جاتی۔ چنانچہ اس وقت تک دو وکیل ایک چوہدری غلام احمد صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی نائب مشیر قانونی صدر انجمن احمدیہ قادیان اور دوسرے سید عطاء اللہ شاہ صاحب بیرسٹر جالندھر نمائندہ پنجاب پرجا منڈل پیروی مقدمہ کے لئے چنبہ گئے۔ مگر ان میں سے کسی کو بھی عدالت میں پیش ہونے کی اجازت نہیں دی گئی

دوئم:۔ مقدمہ کی کارروائی جیل کے بند کمرہ میں ہوتی ہے۔ جہاں کسی شخص کو جانے کی اجازت نہیں دی جاتی۔ صرف ان کے زیادہ سے زیادہ تین رشتہ داروں کو بایں شرط اندر جانے کی اجازت دی گئی۔ کہ دوران مقدمہ میں باہر نہ آسکیں گے تاکہ کسی سے کوئی مشورہ نہ حاصل کر سکیں۔

سوئم:۔ ملزموں کی اپنے مقدمہ کی تیاری کے لئے ضمانت بھی منظور نہیں کی گئی۔

چہارم:۔ دوران مقدمہ میں پیش کردہ درخواست کو مسل مقدمہ میں شامل کرنے کے راستہ میں روکاوٹیں پیدا کی جاتی ہیں۔

مثلاً جو ملزمان درخواست دیں۔ اسے سپرنٹنڈنٹ جیل بجائے دفتری طور پر عدالت میں پیش کرنے کے دستی لے جاتا ہے۔ اور پہلے مجسٹریٹ سے یہ دریافت کرتا ہے۔ کہ کیا یہ درخواست آپ کو بھیج دوں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اکثر اوقات مجسٹریٹ کہہ دیتا ہے۔ کہ درخواست میں سے فلاں فلاں الفاظ کاٹ دیں۔ تب بھیج دو اور اگر وہ الفاظ نہ کاٹے جائیں۔ تو پھر نہ بھیجی جائے۔ چنانچہ کئی مواقع پر اس نے اپنے ہاتھوں سے درخواستوں میں سے کئی الفاظ کاٹ کر ان کو کمزور بلکہ بے معنی بنا دیا۔

پنجم:۔ ٹرائنگ مجسٹریٹ نے بھی نہ صرف یہ کہ مکرر جرح کے لئے قطعاً کوئی سہولت نہیں دی۔ بلکہ خلاف اصول تمام گواہوں پر جن کی تعداد صرف ۱۴ ہے۔ یکدم جرح نہیں کرنے دی۔ بلکہ دو دن میں گواہی لی۔ جس سے جرح کے سوالات کا دوسرے گواہوں کو بخوبی علم ہو گیا۔ اور انہوں نے بچاؤ کا پہلو اختیار کر لیا۔

ششم:۔ گواہوں پر جو جرح کی جاتی ہے۔ اس سے متعلقہ سوالات کرنے سے مجسٹریٹ صاحب روک دیتے ہیں۔ اور جب متعدد مرتبہ یہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درخواست کی گئی۔ کہ ان سوالات کو مسل پر درج کر لیا جائے اور جس وجہ سے وہ سوالات رد کئے جاتے ہیں۔ اس کا ذکر کر دیا جائے مگر اس طرف بھی کوئی توجہ نہیں کی گئی۔

اس جابرانہ رویہ کے پیش نظر ملزمان نے درخواست کی۔ کہ چونکہ ہم انتقال مقدمہ کی درخواست کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے مقدمہ کی کاروائی روک دی جائے۔ مگر کاروائی روکی نہیں گئی۔ اور گو اہوں کو بلا بلا کر فارغ کر دیا گیا۔ گویا کہ ان پر جرح ہو چکی ہے۔

ان حالات میں ایک طرف تو ملزمان نے تنگ آ کر پروٹسٹ کے طور پر ۱۵ جون سے فاقہ کشی کر رکھی ہے۔ اور دوسری طرف ان ملزموں کے رشتہ دار بطور پروٹسٹ ریاست کو چھوڑ کر کہیں باہر چلے گئے ہیں۔ اگرچہ ہم ملزمین کے اس طریق پروٹسٹ سے متفق نہیں۔ مگر حالات مندرجہ بالا سے اس امر میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں رہتی کہ ریاست چنبہ کے لوگ انتہائی مصائب اور مشکلات میں پڑے ہوئے ہیں اور ضرورت ہے کہ پولیٹیکل ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ آف انڈیا ان باتوں کی تحقیق کر کے مظلومین کی دادرسی کرے

اہم ملکی حالات اور واقعات

کانپور میں ہندو مسلم فساد

کانگرسی حکومت کے قیام سے لیکر یو۔ پی میں فرقہ وار فسادات کی رفتار روز افزوں ہے۔ ۱۹ جون کو ہندوؤں نے رتھ یاترا کا ایک جلوس نکالا۔ کہا جاتا ہے۔ کہ جب وہ ایک مسلم محلہ سے گزر رہا تھا۔ تو اس پر اینٹیں برسائی گئیں۔ جس سے جلوس میں بھگدڑ مچ گئی۔ چونکہ صورت حالات نازک ہو گئی تھی۔ پولیس نے فوراً گولی چلا دی اور اس طرح امن قائم کر دیا گیا۔ اس کے بعد جلوس پھر پولیس کی حفاظت میں آگے روانہ ہوا۔ لیکن مول گنج کے قریب جا کر پھر دونو قوموں میں تصادم ہو گیا۔ اور یہاں سوڈا واٹر کی بوتلیں۔ اینٹیں اور پتھر آزادانہ استعمال کئے گئے۔ اسوقت تک انیس اشخاص کے زخمی ہونے کی اطلاع موصول ہو چکی ہے۔ جن میں ایک انگریز آفسر اور ایک کانگرسی لیڈر بھی شامل ہیں۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے پہلے دفعہ ۱۴۴ اور اس کے بعد کرفیو آرڈر نافذ کر دیا۔ شہر میں پانچ سے زیادہ اشخاص کا جمع ہونا خلاف قانون قرار دیدیا گیا ہے۔ لاٹھیاں اور دوسرے اسلحہ لیکر چلنا ممنوع ہے۔ پولیس فورس بڑھا دی گئی ہے۔ اور مسلح پولیس تمام ایسے علاقوں میں گشت کر رہی ہے۔ جہاں فرقہ وارانہ جذبات کی شدت محسوس کی جاتی ہے۔ فی الحال امن قائم ہو گیا ہے۔ اور مزید تصادم کی کوئی اطلاع نہیں۔

میسور سٹیٹ کانگرس کا وفد سردار پٹیل کی خدمت میں

میسور کے کانگرسیوں کے ایک وفد کو گاندھی جی پنڈت جواہر لال صاحب نہرو اور سردار پٹیل کے پاس بھیجنے کا ذکر پہلے ایک پرچہ میں کیا جا چکا ہے۔ اور کل کے پرچہ میں یہ بھی بتایا گیا ہے۔ کہ پنڈت جی نے انہیں کیا جواب دیا۔ پنڈت جی سے ملنے کے بعد وفد سردار پٹیل سے تین روز تک ملاقاتیں کرتا رہا۔ ۱۹ جون کو سردار موصوف نے اسے آخری جواب دیا۔ اور کہا کہ اگر آپ لوگوں کو یہ یقین بھی ہے کہ آپ کے پیش کردہ مطالبات کو ریاستی حکام پائے استحقار سے ٹھکرا دیں گے۔ تو بھی آپ کا فرض ہے۔ کہ انتہائی قدم اٹھانے سے قبل ایک بار ضرور ان کے پیش کریں۔ یہ صحیح ہے۔ کہ والیان ریاست اپنی رعایا کو کوئی حقوق دینے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اور کامیابی کی امید رکھنے والوں کو زبردست جد وجہد کرنی ہوگی۔ آخر میں آپ نے کہا۔ کہ اگر سٹیٹ کانگرس چاہے تو اپنی ذمہ داری پر ستیہ آگرہ شروع کر سکتی ہے۔ لیکن وہ جو کچھ بھی کرے اچھی طرح سوچ سمجھ کر کرے۔ کیونکہ اس کی تمام تر ذمہ داری اس پر ہوگی۔

لاہور کے ہندو اور راجکوٹ کے اچھوت

جب سے لاہور کارپوریشن بل کے متعلق یہ اعلان ہوا ہے۔ کہ اچھوتوں کی علیحدہ نمائندگی کا سوال بھی اس کمیٹی کے زیر غور ہے۔ جو بل مرتب کر رہی ہے۔ ہندوؤں میں ایک کھلبلی مچ گئی ہے۔ اور وہ شور کر رہے ہیں۔ کہ اچھوت ان کا جزو ہیں۔ اور علیحدہ نمائندگی دے کر انہیں ان سے علیحدہ کرنے کی حرکت ناقابل برداشت ہے۔ اس سلسلہ میں کئی جلسے ہو رہے ہیں اور قرار دادیں منظور کی جا رہی ہیں۔ لیکن لاہور میں پنجاب کی ہریجن کانفرنس کا اجلاس منعقد کر کے اچھوتوں نے حکومت پر زور دیا ہے۔ کہ کارپوریشن میں ان کے لئے ضرور علیحدہ نشستیں مخصوص کی جائیں۔ اس کے سوا ان کے حقوق کی حفاظت کا کوئی ذریعہ نہیں۔ اور کہ اسے ہندو اخبارات کے پروپیگنڈا سے متاثر ہو کر ان کے ساتھ ناانصافی نہیں کرنی چاہیئے۔ ایک قرار داد میں ان لوگوں کی شرانگیزی کی شدید مذمت کی گئی۔ جنہوں نے اپنے ذاتی اغراض کی تکمیل کے پیش نظر سادہ لوح اور ان پڑھ بھنگیوں کو ہڑتالوں کے لئے انگیخت کی۔ اور ان کو ایسے رستہ پر چلا دیا۔ کہ جس سے وہ عوام الناس کی ہمدردی کھو بیٹھے۔ اور اس طرح نقصان اٹھایا۔

اچھوتوں کو اپنے ساتھ ملائے رکھنے کے لئے ہندوؤں کا اضطراب اور دوئی پر دلالت کرنے والی جداگانہ نمائندگی پر اسقدر برافروختہ ہونے کی خبروں کے ساتھ یہ خبر بھی دلچسپی سے پڑھی جائے گی۔ کہ گاندھی جی کی مشہور رزمگاہ راجکوٹ میں حکومت نے حکم دیا تھا۔ کہ ہریجن بچوں کو تمام سرکاری سکولوں میں بلا روک ٹوک داخل کیا جائے۔ لیکن اس حکم نے جو اچھوتوں اور ہندوؤں کے ملاپ کا ایک ذریعہ ہے۔ وہاں کے ہندوؤں میں اس سے زیادہ اضطراب پیدا کر دیا ہے۔ جو لاہور کے ہندوؤں میں ان کی علیحدگی کی خبر سے ہوا تھا۔ راجکوٹ کے ہندوؤں نے فیصلہ کیا ہے کہ ہریجن بستیوں میں جا جا کر ان لوگوں سے بہ منت عرض کریں۔ کہ اپنے بچوں کو سرکاری سکولوں میں داخل نہ کرائیں لیکن اگر اس اپیل کا کوئی اثر نہ ہو۔ تو پھر ٹھاکر صاحب سے بصورت وفد ملاقات کر کے ان سے درخواست کی جائے۔ کہ ہندوؤں پر اس ظلم عظیم کے احکام منسوخ کر دیں۔

نیشنل کانفرنس اور کشمیر کے مسلمان

کشمیر میں شیخ محمد عبد اللہ اور ان کے ساتھیوں کے مسلم کانفرنس کو نیشنل کانفرنس میں تبدیل کر دینے کے متعلق ایک گذشتہ پرچہ میں بالتفصیل لکھا جا چکا ہے۔ بعد کی خبروں سے پایا جاتا ہے۔ کہ مسلمان بالعموم اس کے سخت خلاف ہیں۔ اور سری نگر و جموں دونو جگہ اس کے خلاف مظاہرے کر کے مسلم لیگ کے ساتھ اپنی وابستگی کا اعلان کر رہے ہیں۔ ۱۷ جون کو جموں میں ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں ہزاروں مسلمان شریک ہوئے اور متفقہ طور پر یہ قرارداد پاس کی گئی۔ کہ نیشنل پالیسی مسلمانوں کے لئے سخت تباہ کن ہے۔ نیشنل کانفرنس کے قیام پر اظہار نفرین کیا گیا۔ اور اعلان کیا گیا۔ کہ صرف مسلم لیگ ہی مسلمانان ریاست کی نمائندہ جماعت ہے۔ ۱۶ جون کو سری نگر میں مسلم لیگ کے زیر اہتمام اسلامی جھنڈا لہرانے کی تقریب ادا کی گئی۔ اور بہت بڑا جلوس نکالا گیا۔ کہا جاتا ہے۔ کہ کانفرنس کے حامیوں نے جلوس پر شدید سنگباری کی۔ جس سے جھنڈے کو بھی نقصان پہنچا اس کے علاوہ پرچم اسلام مردہ باد کے نعرے لگائے جاتے رہے۔ اہل جلوس بھی سخت مشتعل ہو گئے۔ اور فساد کا خطرہ تھا۔ مگر لیڈروں نے ہجوم کو کامیابی کے ساتھ قابو میں رکھا۔ لیکن پتھر مسجد کے قریب پھر سنگباری کی گئی اور یہاں فساد کا احتمال بہت زیادہ ہو گیا۔ یہاں بھی رہنماؤں کے تدبر اور فراست نے تصادم نہ ہونے دیا غرضیکہ کشمیر اور جموں میں نیشنل کانفرنس کے خلاف فضا پیدا ہو رہی ہے۔ اور عین ممکن ہے۔ کہ اس کی بنیاد رکھنے والے مسلمانوں کے اعتماد سے محروم ہو جائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah